www.novelsclubb.com
رؤیا
عفراء اعظم
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

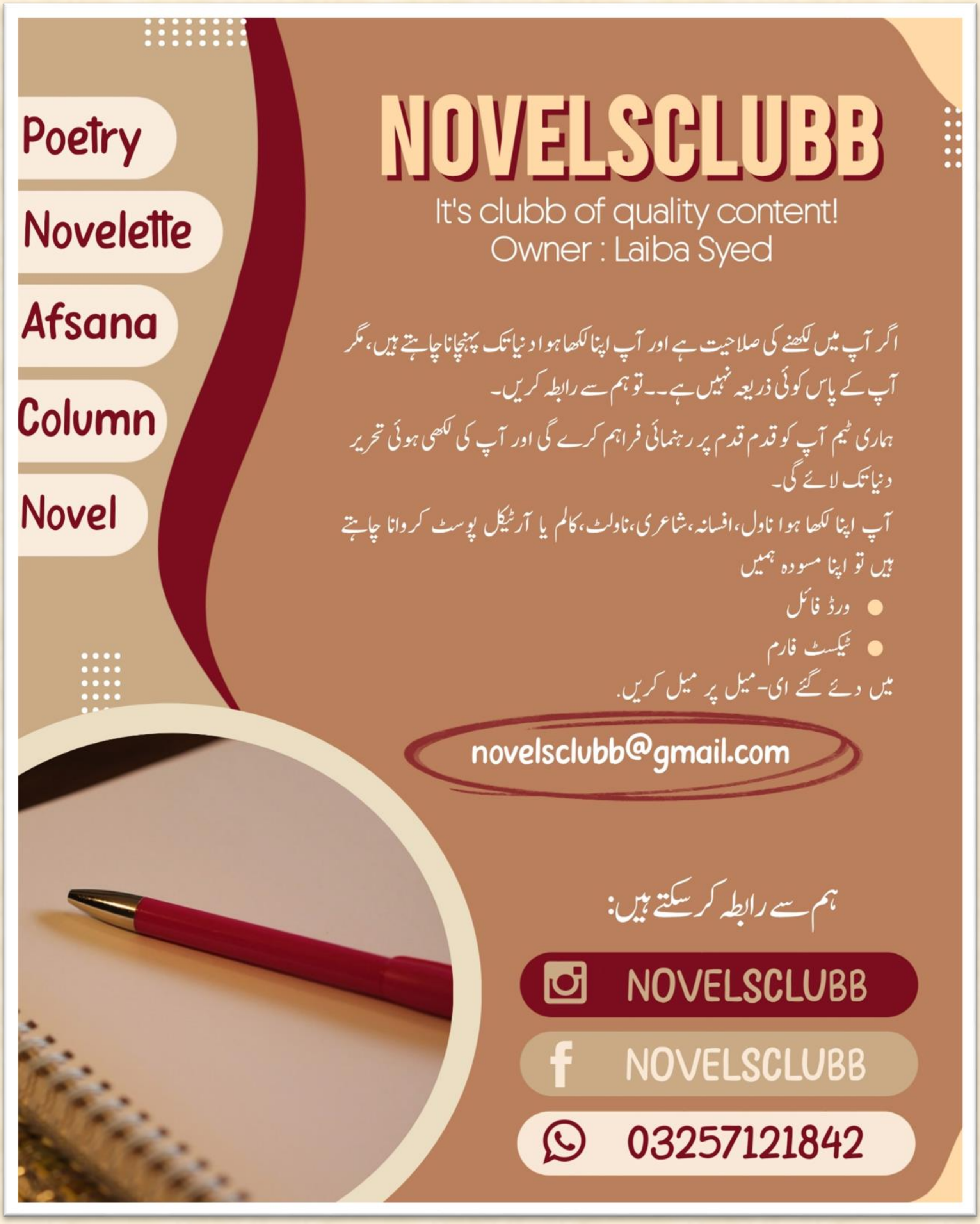
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رؤیا

از قلم

عفراء اعظم

Clubb of Quality Content!

ہر اس دل کے لیے جو تھک چکا ہے، اور روشنی چاہتا ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انتساب؛

اس لڑکی کے نام،

جسے انسانوں کے رویوں نے تھکا دیا،

جو دنیا سے عاجز آ گئی،

جسے کسی سے کوئی توقع نہیں رہی،

اور پھر جسے "اللہ" سمجھ آیا،

عفراء تمہارے نام!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیش لفظ:

تمام محبتیں، وفائیں، عزتیں، شہرتیں اللہ کے نام!

دسمبر کا مہینہ ہمیشہ سے مجھے عزیز رہا ہے۔ یہ خیال ہی خوشگوار رہا ہے کہ اس مہینے میں مجھے زندگی تحفتاً عطا کی گئی تھی۔ آپ کسی حد تک شدت پسند بھی کہہ سکتے ہیں مگر اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مجھے اس دن سے محبت ہے جس دن مجھے دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ جس دن مجھے زندگی تحفتاً عطا کی گئی تھی، اس دن میں آپ کو "رؤیا" کا تحفہ دیتی ہوں۔

ہر اس دل کے لیے جو تھک چکا ہے، اور روشنی چاہتا ہے!

انسان میرے لیے ہمیشہ سے عجیب مخلوق رہا ہے۔ اور وہ انسان زیادہ عجیب ہے جسے اپنی ذات سے محبت نہیں ہے۔ کیا خود سے محبت کرنے کے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ آپ کو دنیا میں کسی کام کے لیے بھیجا گیا ہے۔ کتنے بچے ہیں جو پیدا ہوتے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ کو زندگی بخشی گئی ہے۔ کیوں؟ اللہ تعالیٰ کے یہاں تُکے نہیں ہیں۔ اس کائنات میں بے مقصد کچھ نہیں ہوتا، پھر آپ کی حیات کیسے بے مقصد ہو سکتی ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ دنیا ایک قید خانہ ہے۔ ہم بعض اوقات مشکلات سے عاجز آجاتے ہیں۔ انسانوں کے رویے تھکا دیتے ہیں۔ زندگی خود پہ تنگ ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ دل چاہتا ہے کہیں دور نکل جائیں یا اب سب ختم ہو جانا چاہیے۔

مگر دلِ ناداں کی ہر بات ماننے کی تو نہیں ہوتی ناں!

یہاں ہر آنے والا دن گزرے دن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ہر مشکل پہلی مشکل سے زیادہ گھمبیر ہوتی ہے۔ ہر مسئلہ گزرے مسئلے سے زیادہ الجھا دینے والا ہوتا ہے۔ ہر نیا سوال پچھلے سوال سے زیادہ تھکا دیتا ہے۔ مگر سو باتوں کی ایک بات، زندگی مشکلوں کا سفر ہے۔ یہی زندگی کا دستور ہے۔ آپ با مقصد زندگی جیو، یا بے مقصد زندگی جیو، دونوں صورتوں میں جینی ہے۔ بس طے آپ نے کرنا ہے کہ جینی کیسے ہے۔

عفراء اعظم!

۲۰۲۵_۱۲_۷

آغاز:

”انکل، یہ کتاب کہاں سے ملی؟“ اس کی آنکھوں میں استعجاب تھا۔

”دن میں بہت سے لوگ ردی دیتے ہیں، اب ہم کو نہیں یاد کس نے کیا دیا ہے۔“

”پھر بھی کچھ تو یاد ہو گا۔“ وہ بضد رہی۔

”اوئے میرا بچہ، اگر تم نے کتاب لینا ہے لیو، ورنہ چھوڑ دو۔ واللہ ہم کو کچھ یاد نہیں ہے۔“

آدمی جھنجھلا گیا تھا۔ وہ پرسکون سی کتاب کو دیکھتی رہی۔

”اچھا کیسے دے رہے ہیں؟“ کتاب خستہ حال تھی، مگر اسے چاہیے تھی۔

”بیس روپے۔۔!“ اس نے نظریں اٹھائے بد ذوق انکل کو گھورا، پیسے نکال کر دیے، اور باہر نکل گئی۔

پیچھے کھڑا آدمی ہاتھ میں پکڑے سو روپے کے نوٹ کو چند لمحوں تک دیکھتا رہا۔ پھر مسکرا دیا تھا۔

وہ عجیب گاہک تھی۔

لوگ جو کتابیں ردی میں دیتے تھے، وہ انہیں دگنے داموں میں خریدتی تھی۔

❁❁❁❁❁

دسمبر کی سرد، لمبی رات اپنے عروج پہ تھی۔ اس ٹھٹھرتی سردی میں اس نے کاموں سے فارغ ہو کے اپنے لیے کافی بنائی، اور کمرے میں گھس گئی۔ باہر کی بنسبت وہ گرم تھا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس کی نظر میز پہ رکھی کتاب پہ گئی تھی۔ لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

کتابیں پڑھنا اور انہیں ترتیب سے سجا کے رکھنا اس کا محبوب کام تھا۔

اس نے کتاب کو اٹھایا، آنکھوں میں استعجاب و تجسس کے تاثرات تھے۔ اور امید بھی!

یہ کتاب اسے وہ دے گی جو اس کے پاس نہیں ہے۔ ایسا اسے محسوس ہوتا تھا۔

کتاب کا سرورق نیلا تھا۔ دھند میں لپٹا ہوا گہرا نیلا سرورق، اس پہ دروازہ بنا ہوا تھا۔ جیسے کسی دوسری دنیا کا دروازہ ہو۔۔۔ اور وہاں سے روشنی گر رہی تھی۔

عین اوپر "رؤیا" لکھا ہوا تھا۔ استعجاب کی بات یہ تھی کہ،

اس کتاب پہ کسی مصنف کا نام نہیں تھا۔ کسی مصنفہ کا نام نہیں تھا۔ کچھ بھی نہیں تھا۔

وہ ایک گمنام تصنیف تھی۔

❁❁❁❁❁

یہ علم کی دنیا ہے، یہ حرف کا مقتل ہے،

جو پڑھنے بیٹھے یہاں وہ خود کو پالیتا ہے!

وہ ایک اجنبی جگہ تھی۔ اس نے حیرت سے اطراف کا جائزہ لیا دور دور تک کچھ نہیں تھا۔ ماہ کامل کی روشنی میں وہ بنا سمت کا تعین کرتے چلتی رہی۔

کچھ دیر بعد خوبصورت سی آواز نے سماعتوں مین رس گھولا تھا۔

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" اس نے آواز کا مرکز ڈھونڈنا چاہا، وہ چند قدم کے فاصلے پہ موجود حجرے سے آرہی تھی۔ اس کا دل چاہا سنتی رہے، مگر خاموشی چھا گئی تھی۔ وہ وہیں ٹھہری رہی جیسے آگے جانے کی حد ختم ہو گئی ہو

۔ حجرے سے باریش بابا باہر نکلے تھے۔

"السلام و علیکم ورحمۃ اللہ!" وہ مسکرائی۔

”وعلیکم السلام، شیخ!“ جواب دیتے ہوئی وہ کچھ فاصلے پہ رکھی چٹان پہ بیٹھ گئی تھی۔ انداز تھکن زدہ تھا، جیسے کئی میلوں کا سفر طے کر آئی ہو۔

”تھک گئی ہو؟“

”تھک گئی ہوں۔“ ہلکے سے نفی میں سر ہلا کے انہی کے الفاظ دہرائے۔

”شیخ، میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں۔“ کچھ دیر تک انہیں دیکھتی رہی۔ شیخ مسکراتے ہوئے کچھ فاصلے پہ رکھی دوسری چٹان پہ بیٹھ گئے تھے۔

”میں اس صدی کی لڑکی ہوں، جہاں انسان بہت مصروف ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا کا دور ہے، دنیا تیز رفتار ہو گئی ہے۔ آبادی کی شرح بڑھتی جارہی ہے لیکن انسان اکیلا ہوتا جارہا ہے۔ ہمیں سننے والا کوئی نہیں ہے۔ ہم بہت اکیلے ہو گئے ہیں۔“ اس نے بولنا شروع کیا تو بولتی ہی گئی۔

”انسان اکیلا ہو گیا ہے، کیونکہ اس نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے۔“ انہوں نے بہت نرمی سے سمجھایا تھا۔ وہ دھک سے رہ گئی۔ آنکھوں میں بے یقینی در آئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”اللہ کو چھوڑ دیا ہے؟“ بے یقینی سے شیخ کے الفاظ دہرائے۔

”لیکن میں نے اللہ کو نہیں چھوڑا۔ میں نماز پڑھتی ہوں۔ روزے رکھتی ہوں۔ مجھے آخرت کے دن پہ بھی یقین ہے۔“

”دعا کرتی ہو؟“ اس نے چند لمحے سوچنے کے کے لیے توقف کیا۔

”ہاں کرتی ہوں۔“

”کیسے کرتی ہو؟“ اسے زرا سی حیرت ہوئی۔

”ایسے کرتی ہوں جیسے سب کرتے ہیں۔“ اس کے مزاج خاصے گرم تھے۔ انداز ایسا جیسے کسی ہم عمر سے ہم کلام ہو۔

”دعا ایسے نہ کرو جیسے سب کرتے ہیں، بلکہ ایسے کرو جیسا اس کا حق ہے۔ دعا کا حق ادا کیا کرو، تمہاری زندگی سراپا سکون بن جائے گی۔ کیونکہ دعائیں آنے والے مصائب کے لیے ڈھال ہیں۔“ وہ خاموش ہو گئی۔ وہ بہت نرم بولتے تھے۔ ان کی باتیں ایسی تھیں کہ سامنے بیٹھی لڑکی لاجواب ہو جاتی تھی۔

Clubb of Quality Content

"تمہارے آنے سے قبل میں کلامِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا، جانتی ہو اللہ پاک نے کیا فرمایا؟" انہوں نے بات بدل دی۔ اس نے بھی کچھ نہ کہا بس انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ آنکھیں ہنوز بے یقین تھیں۔

"وما خلقت الجن والانس الالیعبدون!

ہم نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔" اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔ شیخ خاموش رہے۔

"شیخ، میں نے بتایا ناں، میں ایسی صدی کی لڑکی ہوں جہاں انسان مصروف ہے۔ اگر سب نماز روزے میں مشغول ہو گئے، تو دنیا کا کیا ہو گا؟"

"مالک نے کب کہا کہ نماز روزے میں مشغول ہو جاؤ؟" اس نے اچھنبے سے شیخ کو دیکھا۔

"ابھی آپ ہی تو کہہ رہے تھے، کہ ہم نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

"ہاں تو عبادت کہا ہے۔ نماز روزے کا کس نے کہا؟" اسے شیخ کی ذہانت پہ شبہہ ہوا تھا۔ پھر اچانک جیسے کچھ یاد آیا ہو۔

"یعنی آپ زکر اللہ کا کہہ رہے ہیں۔" اس کے اپنے خیالات تھے۔ وہ بس بول رہی تھی۔ تسلی سے سننا تو آتا ہی نہیں تھا۔ شیخ نرم سے مسکراہٹ لیے اسے دیکھتے رہے۔

"اس صدی کا انسان جلد باز واقع ہوا ہے۔ علم عام ہو چکا ہے، ہر انسان علامہ ہے۔" اس نے منہ بسوارا۔ خود چاہے جو بھی بولے مگر کسی اور کا ایک لفظ برداشت نہیں تھا۔

"معاف کیجیئے گا مگر آپ کو یوں طنز کرنا زیب نہیں دیتا۔" وہ کافی سے زیادہ بدتمیز واقع ہوئی تھی۔ شیخ پرسکون رہے۔ ان کے ہاتھ میں تھامی تصبیح کے دانے ماہ کامل کی چاندنی میں چمک رہے تھے۔

"غصہ آگ ہے۔ اسے قابو میں رکھو ورنہ سب تباہ ہو جائے گا۔ دنیا بھی آگ میں اور آخرت بھی راکھ ہو جائے گی۔"

”غصے کو قابو کر لیں، زندگی کا کیا؟“ مجال ہے جو وہ کسی بات کو بنا چوں و چرا اں کے مان جائے۔

”تم خود کو سنوارو، زندگی خود ہی سنور جائے گی۔“ شیخ کا حوصلہ تھا کہ مسکراتے ہوئے اسے برداشت کر رہے تھے۔

”آپ مجھے ایسی نصیحتیں کر رہے ہیں کیونکہ آپ کا زمانہ دوسرا تھا۔ پرامن تھا۔ محبتیں تھیں، اخلاص تھا۔ آپ نے وہ نہیں دیکھا جو ہم برداشت کرتے ہیں۔“

”ہر ہابیل کے ساتھ قابیل ہوتا ہے۔“ ان کے دلائل مضبوط تھے۔

”آپ میری جگہ نہیں ہیں۔ آپ نہیں سمجھ سکتے۔“ اس نے ہمیشہ کہنے والا جملہ کہا۔ شیخ بغیر کچھ کہے اٹھ گئے۔ وہ سر جھکائے چٹان پہ بیٹھی رہی۔ اسے افسوس ہوا تھا۔ آخر یہاں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

کچھ دیر بعد، سفید کپڑوں میں ملبوس شیخ اس کے سامنے کچھ کاغذ کے ٹکڑے کیے کھڑا تھا۔ وہ تصویریں تھیں۔ اس نے کچھ حیرت سے ان تصویروں کو دیکھا۔ ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔

وہ اس کی زندگی تھی۔ ان تصویروں میں زندگی کا ہر لمحہ قید تھا۔

ہر خوشی، ہر غم، مصائب سب کچھ۔۔۔!اسے خوف محسوس ہوا تھا۔

کیا وہ کوئی جادو گر تھا؟

اس نے اٹھ کر جانا چاہا، مگر بیٹھی رہی۔ جیسے ساکت ہو گئی ہو۔ کوئی غیر مرعی طاقت تھی جس نے روکے رکھا تھا۔

"یہ غم، مصائب، تکالیف تمہیں اللہ سے قریب کرنے آتے ہیں۔" وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔ کچھ نہیں کہا، الفاظ ختم ہو گئے تھے۔

"تمہیں صبر کا نہیں پتہ تھا۔ اللہ پر یقین کا نہیں معلوم تھا۔ ہو سکتا ہے تمہیں یہ سب سکھانے کے لیے اس مشکل وقت سے گزارا گیا ہو۔" اس نے جھکا سر اٹھایا، آنکھیں نم تھیں۔

"آپ نے میری زندگی دیکھی ہے ناں، سب آپ کے سامنے ہے۔ مجھے ہمیشہ وفاؤں کے جفا صلے ملے۔ میری محبتوں کی خلوص کی کسی نے قدر ہی نہیں کی۔ یہ دنیا، یہ لوگ میرے لیے نہیں ہیں۔ میں ہمیشہ سب کے لیے حاضر رہی مگر میری باری میں کوئی نہیں ہوتا۔ مجھے

انسانوں نے الجھادیا ہے، ان کے رویوں نے تھکا دیا ہے۔ میں عاجز آگئی۔" وہ واقعی رو پڑی تھی۔ لرزتے ہاتھوں میں تصویریں تھامی ہوئی تھیں۔ شیخ نے کچھ نہیں کہا، وہ خاموشی سے اسے دیکھتے رہے۔

چند لمحوں بعد گردن اوپر اٹھائے گیلی سانس اندر کی طرف کھینچی۔

"میں عدم ہو کر دور کہیں آسمانوں میں روپوش ہو جانا چاہتی ہوں۔" حسرت بھری نگاہیں اوپر ستاروں بھرے فلک پہ تھیں۔ جیسے واقعی عدم ہو جانا چاہتی ہو۔

"ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی، جیسا اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ القرآن

جنہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی ان سے کیا توقعات رکھنی ہیں۔ اللہ جو القادر المطلق ہے۔ جس کی قدرت کاملہ کا یہ حال ہے کہ قیامت کے دن پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی، اور آسمان اس کے دستِ راست میں لپیٹے ہونگے۔ انسان نے اس کی قدر نہیں کی۔ اللہ جو الرحیم ہے، انسان نے اس کی محبت کا مان نہیں رکھا۔ اس سے کیا صلے کی امید لگانی؟ انسان تمہیں کچھ نہیں دے گا۔ وہ تمہیں کچھ دے ہی نہیں سکتا۔

تمام محبتیں،وفائیں،عزتیں،شہرتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔"اس نے مسکرانے کی کوشش کی مگر آنسو بہہ نکلے تھے۔وہ خاموشی سے روتی رہی۔

ہاتھوں میں تھامی تصویریں زمین پہ گر گئی تھیں۔چاندنی میں اس کا چہرہ چمکتا معلوم ہو رہا تھا۔بھیگی آنکھیں پر نور تھیں۔

"میری زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔بس گزرتی جا رہی ہے۔آپ نے کہا ہمیں عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔اگر ہم ساری زندگی عبادت کرتے رہے تو انسانیت کا کیا ہو گا؟"

"زینب،اسی میں انسانیت کی بھلائی ہے۔تم اپنی زندگی کو عبادت بنا لو،تمام انسانیت کا بھلا ہو جائے گا۔"وہ اب بھی الجھی ہوئی تھی۔

"شیخ،مجھے سمجھ نہیں آیا۔"

"کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے نیت درست رکھو،وہ تمہارے لیے عبادت اور دوسروں کے لیے خیر کا زریعہ بن جائے گا۔"

Clubb of Quality Content

”تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“اس کے حدیث پڑھنے پہ وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مسکرائے۔

”اور صبر کرو۔ ایسا صبر جو ایوبؑ نے کیا تھا۔ اللہ کی ذات پہ کامل یقین رکھو۔ مشکلات زندگی کا حصہ ہیں۔ اگر مشکلات آتی ہیں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ ہم سے پیار نہیں کرتا۔ یہ بس آزمائش کا زریعہ ہیں، کہ تم کیا کرتی ہو۔“وہ زرا خاموش ہوئے۔ وہ ہمہ تن گوش تھی۔ زینب، وہ تم سے محبت کرتا ہے، اس کی محبتوں کا مان رکھو۔ اور ایسا یقین رکھو، جو خلیل اللہ کو آتشِ نمرود سے نہیں ڈرا سکا۔ ایسا بھروسہ جو یوسفؑ کو تھا کہ دروازہ کھلے گا۔ اہلِ بدر جیسا پختہ یقین رکھو۔“

وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ اس وقت مسکرا رہی ہے۔ اس مسکراہٹ میں ایسی طمانیت تھی جیسے سب پا لیا ہو۔ یہ احساس کتنا خوشگوار تھا کہ مالکِ کائنات اس سے محبت کرتا ہے۔

”شیخ ایسا یقین کب حاصل ہوتا ہے؟“

”احکام الٰہی بغیر کسی حجت کے مان لو۔ اور فعل الٰہی پہ کوئی سوال نہ کرو۔“

Clubb of Quality Content!

"فعلِ الٰہی۔۔؟"

"فعلِ الٰہی پہ سوال نہ کرو۔ جیسے میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ فلاں اتنے گناہوں کے باوجود آرام دہ زندگی کیوں گزار رہا ہے؟ فلاں کے اعمال اتنے اچھے ہیں پھر بھی دربدر کی ٹھوکریں کیوں کھا رہا ہے؟ اس کی ماں کیوں مر گئی؟ وہ اتنا چھوٹا بچہ ایسے بیمار کیوں ہوا اس کا قصور کیا تھا؟ یہ اللہ کے فعل ہیں۔ تمہارا کام مالک کے احکام ماننے ہیں۔ تم اپنا کام کرو۔ باقی وہ جانے اور اس کے کام جانیں۔" یہ تصویر کا دوسرا اور خوبصورت رخ تھا۔

"میرا کام لکھنا ہے، میں اسے کیسے عبادت بنا سکتی ہوں؟"

"قلم امانت ہے، اس میں خیانت کبھی نہ کرنا۔"

"قلم میں خیانت کیسے ہوتی ہے؟" بھلا لکھاری کام میں خیانت کر سکتا ہے؟

"وہ کبھی نہ لکھنا جو قاری چاہتے ہیں۔ وہ لکھو جو اللہ کو مطلوب ہے۔ اللہ نے یہ صلاحیت دی ہے، اسے ایسے استعمال کرو جیسے اللہ چاہتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ بہت مشکل ہے۔ ہم بہت محبت و محنت سے لکھتے ہیں لیکن قاری کوئی قدر نہیں کرتے۔"

"زندگی بذاتِ خود ایک مشکل سفر ہے۔ لیکن جینا بھی ہے۔ اسی لیے ہر مصیبت میں صبر رکھو۔ ہر سوال کا جواب قرآن میں تلاش کرو۔ ہر موڑ پر اللہ پہ بھروسہ رکھو۔ اور زادِ راہ لو، وہ زادِ راہ جو مالک نے بتایا ہے۔

"اور تم زادِ راہ لو، بہترین زادِ راہ تقویٰ کا زادِ راہ ہے۔ البقرۃ ۱۹۷"

"ایسے زندگی آسان ہو جائے گی؟" اس لڑکی کو بس آسانیاں چاہیے تھیں۔

"زندگی آسان نہیں ہوتی۔ آسانیاں بہشت والوں کے لیے ہیں۔ زندگی پرسکون ہو جائے گی۔" وہ خاموش ہی رہی۔ تھکن حد سے سوا تھی اب بس آسانیاں چاہیے تھیں۔ شیخ نے سلسلہ کلام وہی سے جوڑا۔۔۔ وہ اسے لکھنے کا بتا رہے تھے۔

Clubb of Quality Content

"میرا بچہ، الفاظ میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ اگر کسی کی شخصیت بگاڑنی ہے تو اسے کچھ برے الفاظ کہہ دو۔ اگر کسی کی شخصیت سنوارنی ہے تو اسے اچھے الفاظ سے نواز دو۔ تم ہمیشہ الفاظ کا ردِ عمل ضرور دیکھوگی۔" وہ الفاظ سے متاثر تھے۔

"الفاظ حساب مانگتے ہیں۔ ہر لفظ کا حساب دینا ہو گا۔ اور ان کا حساب بڑا سخت ہے۔" سامنے بیٹھی لکھاری کو خوف محسوس ہوا تھا۔

"آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔"

"تمہیں ڈرتے رہنا چاہیے۔" انہوں نے کوئی تسلی نہیں دی تھی۔

اس نے آنکھیں موندے گہری سانس بھری۔ دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔ فضا معطر تھی۔ دھیمے سے آنکھیں وا کیں، فلک پہ ہنوز سیاہ چادر چڑھی ہوئی تھی۔ کافی وقت بیت گیا تھا۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی، گردن اٹھائے آسمان کو دیکھا۔ شیخ بیٹھے تھے۔ وہ اسے نہیں دیکھ رہے تھے، ان کی نظریں کسی غیر مرعی نقطے پہ ٹکی ہوئی تھیں۔

Clubb of Quality Content

"میں وہ روشنی بننا چاہتی ہوں، جو اندھیروں میں بھٹکتی روحوں کے لیے خضرِ راہ بن جائے۔"

"اللہ کی ذات پہ یقین رکھو، اور اپنی ذات کے ساتھ مخلص ہو جاؤ۔ وہ ضرور بالضرور منزلِ مقصود تک پہنچائے گا۔" وہ آنکھیں موندے مسکرا دی تھی۔

دور سے دیکھو، سیاہ کپڑوں میں ملبوس لڑکی، سیاہ رات میں گردن اونچی کیے، فلک کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ آنکھیں موندے ہوئے وہ اس سیاہ رات کا حصہ معلوم ہوتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دور سے کہیں پر لطیف سی صدائیں آ رہی تھیں۔

"آؤ نماز کی طرف! آؤ نماز کی طرف!"

اس نے آنکھیں کھولی۔ اطراف کا ماحول دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔

"آؤ فلاح کی طرف! آؤ فلاح کی طرف!"

وہ اپنے کمرے میں بستر پہ تھی۔ وہ حجرہ، شیخ، معطر سی فضا سب عدم ہو گیا تھا۔

”نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے!“اس نے بستر چھوڑ دیا۔

روح کی کیفیت عجب سی تھی۔

دھند چھٹ چکی تھی، ہر طرف روشنی پھیل گئی تھی۔

مقصدِ حیات واضح ہو گیا تھا۔

”وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون!

ہم نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔“

حق اور باطل واضح کر دیا گیا تھا۔ اب سفر باقی تھا۔

اور زادِ راہ۔۔۔؟

”اور تم زادِ راہ لو، بہترین زادِ راہ تقویٰ کا زادِ راہ ہے۔ البقرۃ ۱۹۷“

❁❁❁❁❁

جو یقین کی راہ پہ چل پڑے انہیں منزلوں نے پناہ دی،

وسوسوں نے جنہیں ڈرا دیا وہ قدم قدم پہ بہک گئے!

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ ایک کتاب کی سیریمنی تھی۔ وہاں مختلف لوگ تھے۔ شعراء، ادیب، قارئین۔۔۔وہ اسٹیج پہ کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں نیلے سرورق والی کتاب تھی۔ عقیدت سے اس کے سرورق پہ ہاتھ پھیرتے اس نے سامنے دیکھا۔

"کتابیں پڑھنا اور لکھنا میرا جنون ہے۔ جو چیز مجھے متاثر کرتی ہے وہ الفاظ ہیں۔ اس بات پہ میرا پختہ یقین ہے کہ الفاظ زندگی بدل دیتے ہیں۔" ہال کھچا کھچ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔

"میں جج مینٹل انسان ہوں۔ میں انسانوں کو جج کرلیتی ہوں۔ لیکن آج تک میں نے کسی کو اس کے کپڑوں، فیشن سینس یا ڈگریوں کی بنیاد پہ جج نہیں کیا۔ میرے نزدیک انسان کے مقام کا تعین اس کے الفاظ کرتے ہیں۔ وہ کیسے بولتا ہے، اور کیا بولتا ہے؟ الفاظ ہماری شخصیت کی پہچان ہوتے ہیں۔" لوگ دم سادھے سن رہے تھے۔ اس نے نظریں جھکائے ہاتھ میں تھامی کتاب دیکھی، پھر ہاتھ اونچا کردیا۔

”یہ کتاب میں نے ایک ردی والے انکل سے خریدی تھی۔ اور دسمبر کی اس سرد رات میں کافی پیتے ہوئے جب میں نے اس کتاب کو اٹھایا تو مجھے یقین تھا، یہ کتاب مجھے وہ دے گی جو میرے پاس نہیں تھا۔ اور واقعی اس نے مجھے دیا۔

میں ایک لکھاری ہوں۔ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ ایک لکھاری کو اپنی تحریر سے کیسی محبت ہوتی ہے۔ اسے اپنی کتاب اولاد کی طرح عزیز ہوتی ہے۔ میں نے جب اس کتاب کو اٹھایا، تو میں حیران رہ گئی تھی۔ اس کتاب پہ کسی مصنف کا نام نہیں تھا۔ کوئی مصنفہ کا نام نہیں تھا۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ میں واقعی حیران تھی کہ کیسے کسی نے کتاب لکھی، اسے چھپوایا اور کوئی نام نہیں؟ اور پھر اس کتاب کو پڑھنے کے بعد مجھے سمجھ آیا کہ کچھ لوگ دنیا میں گمنام رہ کر آسمانوں میں شہرت پاتے ہیں۔“ اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

””رؤیا“ یعنی خواب، ایسا خواب جو الہامی ہو۔ یہ کسی کا خواب ہی سہی کسی اور کے لیے زندگی کا مقصد بن گیا۔

اس طرح اگر آپ اپنی ذات کے ساتھ مخلص ہیں، کوئی کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آپ کا خواب ہے۔ اللہ پہ بھروسہ رکھیں اور کام شروع کر دیں، آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ آپ کا خواب کتنے اور لوگوں کے لیے مقصدِ حیات بن جائے گا۔

تمام محبتیں، وفائیں، عزتیں، شہرتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔" اس نے مائیک رکھا، اور اسٹیج سے اتر گئی۔ اس کی آنکھیں نم تھیں۔ وہ اس لکھاری کی دل سے مشکور تھی جس نے اسے مقصد حیات سمجھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لوگ، اس کا نام پکار رہے تھے۔

"یشفہ حیدر، یشفہ حیدر۔۔۔!"

دعائیں دے رہے تھے۔

"آپ کے الفاظ نے ہماری زندگی بدل دی۔ اللہ آپ کو اجر دے۔"

وہ ہر دلعزیز عزیز مصنفہ تھی۔

❁❁❁❁❁

آج قدم بے اختیاری طور پر پرانے راستے کی جانب اٹھ رہے تھے۔ موسم خوشگوار تھا۔ دہکتا آفتاب دسمبر میں پرسکون تھا۔

اس نے ردی والی دکان میں قدم رکھے، لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ سبز کائی جیسے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس لڑکی باہر نکلی تھی۔ انکل بوڑھے ہو چکے تھے۔ بالوں میں سفیدی اتر آئی تھی۔ اسے دیکھ کر مسکرائے۔

"انکل کتابیں آئی ہیں؟" اس نے اپنا مخصوص سوال دہرایا۔ وہ نفی میں سر ہلا گئے۔ "آئی تھیں، مگر گاہک لے گیا۔"

"کون گاہک؟" ہمیشہ کی طرح اس کے سوالات عجیب ہی تھے۔ انکل کے اشارے پہ پیچھے دیکھا۔ سڑک کے اس کنارے وہ لڑکی جا رہی تھی۔

"وہ لڑکی؟ وہ آپ سے کتابیں خریدنے آئی تھی؟" اسے حیرت ہوئی تھی۔

"ہاں، وہ بھی تمہارے جیسا ہے۔ پہلے تم آتا تھا اب وہ آتا ہے۔" اففف ان کا لہجہ۔۔۔ وہ بغیر کچھ کہے تیزی سے باہر نکل گئی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content!

”خوش قسمت لڑکی میری بات سنیں۔“ کچھ قدم کے فاصلے سے اسے پکارا۔ معلوم نہیں وہ یہ ٹین ایجز والی حرکتیں کیوں کر رہی تھی۔

وہ لڑکی پلٹی، ہاتھوں میں کتابیں تھامی ہوئی تھیں۔ آنکھوں میں حیرت تھی۔ اس نے بغیر کچھ کہے پرس سے نیلے سرورق والی کتاب نکالی اور اس کی جانب بڑھا دی۔

”یہ تمہارے لیے ہے۔“ لڑکی نے کتاب لی، توقع کے عین مطابق سرورق دیکھ کے اس کی آنکھوں میں استعجاب اترا تھا۔

”لکھاری۔۔؟“ وہ گہرا مسکرائی تھی۔

”خزانہ خود ہی خوش قسمت کو تلاش کر لیتا ہے۔“ مزید بغیر کچھ کہے وہ پلٹ گئی۔ پیچھے کھڑی لڑکی حیرت سے کبھی ہاتھ میں تھامی کتاب کو اور کبھی خود سے دور جاتی لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

سماعتوں میں اس کے الفاظ کی بازگشت تھی۔

”خزانہ خود ہی خوش قسمت کو تلاش کر لیتا ہے۔“

❁❁❁❁❁

تمت بالخیر

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842